مختصر مسائل و احکام

رمضان، روزہ
اور
زکوٰۃ

تحریر

ابو عدنان محمد منیر قمر

مختصر مسائل واحکام

رمضان، روزہ
اور
زکوٰۃ

تحریر ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر (السعودیہ)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

نامِ کتاب : مختصر مسائل واحکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ

تالیف : ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

کمپوزنگ : شاہد ستّار

طبع دوم : ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

باہتمام: توحید پبلیکیشنز، بنگلور

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- توحید پبلیکیشنز، ایس.آر.کے.گارڈن

بنگلور۔فون.٦٦٥٠٦١٨

2- چارمینار بک سینٹر

چارمینا مسجد رروڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ا

3- میسور۔فون.۴۹۲۱۲۹

رابطہ: E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com

فہرستِ مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ چند

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہ' وَنَسۡتَعِیۡنُہ' وَنَسۡتَغۡفِرُہ' ،وَ نَعُوۡذُ بِا للّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَ مِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَا لِنَا، مِنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہ' ،وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہ'، وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہ' لَا شَرِیۡکَ لَہ'، وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُہ' وَرَسُوۡلُہ'.اَمَّا بَعۡدُ:

قارئینِ کرام !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہِ رمضان ،روزہ اور زکوٰۃ کے فضائل ومسائل اوراحکام پر مشتمل ہماری ایک تفصیلی کتاب طباعت کیلئے تیار ہے،لیکن اس پر کچھ وقت لگے گا،لہٰذا ہم نے سوچا کہ اُسکی طباعت سے پہلے یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے۔امید ہے کہ ضروری مسائل اس مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ ہونگے۔اللہ تعالیٰ اس رسالہ کوشرفِ قبولیت سے نوازے،اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست واحباب کیلئے دنیا وآخرت کی نجاح وفلاح کاذریعہ بنائے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کی مبارک گھڑیوں میں آپ کی نیک خواہشات اوردعاؤں کا طالب۔

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ،الخبر۔31952
وداعیہ متعاون،مراکز دعوت وارشاد

الخبر ،سعودی عرب
۴ر رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ
۱۹ر نومبر ۲۰۰۱ء

الخبر ،الدمام،الظہران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر مسائل واحکامِ

رمضان و روزہ

فضائل وبرکات:

[1] رمضان المبارک میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا،لہٰذا یہ ''ماہِ قرآن'' ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ اسکا روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔(البقرہ:۱۸۳،۱۸۵)

نبی کریم ﷺ نے روزے کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے شمار فرمایا ہے۔(بخاری ۱/ ۵۴۹)

[2] روزہ ایک ایسی انفرادی حیثیت والی عبادت ہے،جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''روزہ میرے لئے ہے اور اسکا اجر بھی میں ہی دونگا''۔(صحیح بخاری و مسلم)

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:''ایمان واخلاص کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے پہلے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں''۔(صحیح بخاری و مسلم)

[3] رمضان المبارک کی صرف ایک رات ''لیلۃ القدر'' کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳سال۴ماہ) سے زیادہ ہے۔(سورۃ القدر:۳)

روزے کے فضائل و برکات اور فوائد وثمرات کے روحانی پہلو کے علاوہ اسکے طبی ونفسیاتی اور مادی فوائد بھی بکثرت ہیں۔(تفصیل کیلئے دیکھیئے: ماھنامہ مجلہ''منار الاسلام'' ابوظھبی جلد ۶ شمارہ ۹ بابت ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء تفسیر المنار علّامہ رشید رضا مصری ۲/۱۴۴۔۱۴۹

احکام الصیام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ص ۳۸-۴۰)

لغوی واصلاحی معنیٰ:

[4] الصوم (روزہ) کالغوی معنیٰ ''کسی کام سے رک جانا ہے'' جبکہ اصطلاحی اعتبار سے ''صبح صادق سے لیکر غروبِ آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے''۔
(تفسیر ابن کثیر ۲۱۳/۱، تفسیر المنار ۱۴۴/۲ فتح الباری ۱۰۲/۴،نیل الاوطار ۱۸۶/۴/۲)

سلامی یا استقبال کا روزہ:

[5] رمضان سے ایک دن پہلے استقبال وسلامی کا روزہ رکھنا یا رمضان کے آغاز وشعبان کی انتہاء میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا،سخت منع ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)شک کے دن کے روزے کو نبی ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔(سننِ اربعہ و ابن حبان و دارمی)

رمضان کے دنوں کی تعداد:

[6] اس بات پر پوری امتِ اسلامیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ کوئی عربی یا قمری مہینہ (رمضان یا غیر رمضان) انتیس (۲۹) دنوں سے کم اور تیس (۳۰) دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔(بدایة المجتهد ۹۲/۲) یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

ترکِ روزہ کا گناہ:

[7] رمضان المبارک کے روزے بلا عذرِ شرعی ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر علّامہ ذہبی ص ۳۹)

ہلالِ عیدورمضان کی شہادت:

[8] ایک عاقل و بالغ، نیک خصال وصدق مقال اور قوی نظر مسلمان شہادت دے کہ اس نے

چاند دیکھا ہے تو اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔(ابوداؤد،ابن حبان، حاکم،بیہقی،دارمی)

البتہ عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں کی گواہی چاہیئے ۔(ابوداؤد،نسائی،دارقطنی،احمد)

[9] اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو شرعاً معتبر نہ ہو، تو ایسے موقع پر شہادت دینے والا خواہ واقع میں سچا ہی کیوں نہ ہو، اسے اکیلے اپنی رؤیت پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ ہی اکیلے عید کرنا چاہیئے ، بلکہ تمام مقامی مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیئے ۔(ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ، دارقطنی،بیہقی)

اگر رؤیت کی غلطی کی وجہ سے رمضان کا پہلا روزہ چھوٹ گیا ہو، اور ۲۸ روزوں کے بعد شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید کرلیں ۔لیکن عید کے بعد ایک روزہ قضاء کرلیں۔سعودی عرب خلیجی ممالک میں ایسا ہو چکا ہے۔(فتاویٰ اسلامیہ ۱۳۲/۲۔فتویٰ ابن بازؒ)

اختلافِ مطالع:

[10] پوری دنیا میں چاند کا مطلع ایک نہیں ہوسکتا ،لہٰذا اختلافِ مطالع کا اعتبار ہوگا۔ ہر ملک اپنی رؤیت کا پابند ہے۔(المغنی ابن قدامہ ۳۲۸/۴)

جہاں چاند نظر آجائے ، وہاں سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل (۸۴۰ کلومیٹر) تک طلوعِ ہلال کا اعتبار ہوگا۔(فضائل واحکامِ رمضان،مولانا عبیداللہ رحمانی ص ۸۔۱۲،جدید فقہی مسائل ص ۷۹۔۸۰)

طویل الاوقات علاقوں میں روزے:

[11] قطبین اور انکے قریبی طویل الاوقات علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور روزے کیلئے دن رات یا سحری وافطاری کیلئے وہاں معتدل شب وروز والے علاقوں کی طرح ہی ہر ۲۴ گھنٹے میں پانچ نمازیں اور بارہ ماہ مقرر کر کے ایک ماہ کے روزے رکھے جاہیں گے۔(صحیح مسلم

وشرح نووی ۶۵/۱۸/۹ـ۶۶،صحیح سنن ترمذی ۲۴۹/۲،جدید فقھی مسائل ص ۸۴ـ۸۶)

دعاءرؤیتِ ہلال:

[12] رمضان، عید یا کسی بھی ماہ کا چاند پہلی مرتبہ دیکھیں، تو رؤیتِ ہلال کی یہ دعاء کریں:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّه، عَلَيْنَا بِا لْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضىٰ،رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ))

(ابن حبان،دارمی،مستدرك حاكم، مسند احمد)

یا یہ کہیں:

((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّه، عَلَيْنَا بِا لْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) (ترمذی شریف)

[13] بوقتِ دعاء چاند کی طرف منہ کئے کھڑے نہ رہیں، بلکہ دیکھیں اور اپنی راہ لیں اور دعاء کرتے جائیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ، آثارِ حضرت علی و ابن عباس رضی الله عنهما)

نمازِتراویح:

[14] قیام اللیل، قیامِ رمضان، صلوٰۃ اللیل، تہجّد اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، جن کی مسنون تعداد وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہے۔(صحیح بخاری مع فتح الباری ۲۵۱/۴/۳۳/۳، صحیح مسلم مع نووی ۱۷/۶/۳)

[15] نمازِتراویح کی بڑی فضیلت ہے۔یہ نماز تمام گناہوں کے کفّارے کا سبب ہے۔(صحیح بخاری و مسلم) البتہ یہ سنت ہے،فرض نہیں۔(صحیح بخاری و مسلم)

اسکی جماعت بھی سنت ہے۔ نبی ﷺ نے تین دن جماعت کروائی تھی۔(بخاری و مسلم)

[16] بیس تراویح والی مرفوع روایت صرف ایک ہے اور وہ ضعیف ہے۔(نصب الرایہ زیلعی،آثار السنن نیموی،تحفۃ الاحوذی مبارکپوری) یہی معاملہ اس موضوع سے متعلقہ آثار کا ہے۔(فتح الباری و تحفۃ الاحوذی و زاد المعادو نمازِ تراویح علّا مہ البانی)

[17] آئمہ وفقہاء وعلماءِ احناف کی ایک معتد بہ تعداد نے گیارہ رکعتِ تراویح (مع وتر) کے ہی سنتِ رسول ﷺ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔(عمدۃ القاری عینی ۱۷۷/۴،نصب الرایہ زیلعی ۱۵۲/۲،موطا امام محمد ص ۹۳ وص ۱۳۸۔۱۳۹،فتح القدیر شرح ھدایہ ۳۳۴/۱' التعلیق الممجد عبدالحی لکھنوی ص ۱۳۸،۹۳ وعمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ۲۰۷/۱و تحفۃ الاخیار ص ۲۸ و حاشیہ ھدایہ ۱۵۱/۱، المرقاۃملا علی قاری ۱۷۵۔۱۷۴/۲'اوجز المسالك مولانا محمد زکریا کاندھلوی، العرف الشذی علّامہ انور شاہ کشمیری ص ۳۲۹،۳۰۹، فیض الباری ۴۲۰/۱، کشف الستر ص ۲۷ 'لطائفِ قاسمیہ مولانا نانوتوی مکتوب سوئم،فتح سرّ المنّان ص ۳۲۷ 'البحرالرائق ابن نجیم ۷۲،۶۶/۲' حاشیہ علّامہ طحطاوی بر درمختار ۳۹۵/۱' فتاویٰ شامی ۴۹۵/۱ 'حاشیۃالاشباہ والنظائر للحموی ص ۹ 'شرح کنز الدقائق ابوالسعود ص ۳۶ 'مراقی الفلاح ابوالحسن ص ۲۴۷ 'ما ثبت بالسنۃ شیخ عبدالحق دھلوی ص ۲۹۲ و مدارج النبوّۃ ۴۶۵/۱ 'حاشیہ بخاری مولانا احمد علی سھارنپوری ۱۵۴/۱ و عین الھدایہ ص ۵۶۲ والمفاتیح لا سرار التراویح ص ۹ مصفّیٰ شرح مؤطا مع مسوّیٰ شاہ ولی اللہ دھلوی ۱۷۷/۱)

[18] نمازِ تراویح کے بعد دوبارہ باجماعت تہجّد یا نوافل ادا کرنا ثابت نہیں،البتہ انفرادی طور پر باعثِ اجروثواب ہے۔(فتویٰ مولانا عبید اللہ عفیف ہفت روزہ اھلحدیث لاھور جلد ۲۰، شمارہ ۲۱،۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء)

بچوں کے روزے:

[19] بچوں کو روزے رکھوانا چاہیئے ،تا کہ وہ عادی ہو جائیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا۔(صحیح بخاری و مسلم)

سحری کے مسائل:

[20] روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔(فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۲/۲۱۷۔۲۵۵ ،فتح الباری،۱۳/۱ زاد المعاد۱/۲۰۱)

وَبِصَوْمِ غَدٍ۔۔۔۔ کے الفاظ والی نیت مسنون نہیں بلکہ خودساختہ ہے۔(اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق دہلوی حنفی ص۱۹،ھدایہ،عمدۃالرعایۃ لکھنوی ص۱۲۹،مکتوبات مجدّدالف ثانی دفتر اول مکتوب:۱۸۶،بہشتی زیور حصّہ دوم ص۱۳)

[21] سحری کھانا نبی ﷺ کی سنت اور باعثِ برکت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

اہلِ کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق صرف سحری کھانا ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

وہ چاہے ایک لقمہ (سنن سعید بن منصور) یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔(ابن عساکر، صحیح الجامع الصغیر ۲/۳/۴۱) سحری کسی بھی حلال چیز سے ہوسکتی ہے،البتہ’’مومن کی بہترین سحری کھجور ہے‘‘۔(صحیح سنن ابی داؤد)

[22] رات کے آخری تہائی حصّہ سے لیکر آذان تک سحری کھائی جاسکتی ہے،حتیٰ کہ آذان کے وقت تک کوئی کھا پی رہاہے،اور آذان شروع ہوگئی تو وہ دورانِ آذان پانی وغیرہ پی سکتا ہے۔‘‘ (صحیح سنن ابی داؤد) رات بھر کھاتے پیتے رہنا اور اصل سحری کے وقت سے پہلے ہی سو جانا

خلافِ سنت اور باعثِ نحوست اور بے برکتی ہے۔

افطاری کے مسائل:

[23] سورج غروب ہوتے (آذان سنتے) ہی روزہ افطار کرلینا چاہیئے۔ ''اِسی میں خیر و بھلائی ہے۔'' (صحیح بخاری و مسلم)

''افطاری میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔'' (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، حاکم)

[24] ''روزہ تازہ کھجور یا پھر خشک کھجور ورنہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔'' (ابوداؤد، حاکم ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، دارمی، مسند احمد)

نمک سے روزہ افطار کرنے کا کوئی ثبوت ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

[25] ((اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ))

(سنن کبریٰ بیهقی، مصنف ابن ابی شیبه، عمل الیوم واللیلة ابن السنّی، الزهد ابن المبارك)

اس دعاء والی حدیث کی سند پر شیخ غازی عزیر (الجبیل) نے کلام کیا ہے۔ (ترجمان دہلی جلد ۱۴، شمارہ ۷، ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء) جبکہ علامہ البانی نے اسے مرسل (ضعیف) قرار دیتے ہوئے شواہد کی بناء پر قوی کہا ہے۔ (تحقیق مشکوٰۃ ۶۲۱/۱، ارواء الغلیل ۳۸/۴)

بہرحال اس دعاء میں جو ((وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ)) کے الفاظ ہیں، وہ ثابت نہیں ہیں۔ البتہ ایک دوسری حدیث میں یہ دعاء بھی ہے:

((ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ))

(ابوداؤد، السنن الکبریٰ نسائی، دارقطنی، مستدرك حاکم، ابن السنی)

افطاری کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔(ترمذی، ابن ماجه،ابن السنّی،ابن حبان، مستدرك حاكم،ابن عساكر ،تحقيق زادالمعاد ۵۲/۲،الارواء۴۴/۴)

[26] روزہ افطار کروانے والے کو بھی روزے دار جتنا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔(ترمذی،نسائی،ابن ماجه ،ابن خزيمه،ابن حبان،مسند احمد)

روزے کے مباحات (جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا):

[27] مسواک کرنا، صبح ہو یا شام اور مسواک خشک ہو یا تر۔(ترجمة الباب بخاری،ترمذی، مسند احمد) سہ پہر کو مسواک کی ممانعت کا پتہ دینے والی روایت ضعیف و ناقابلِ حجت ہے۔

اور تر مسواک پر قیاس کرتے ہوئے ہی [28] منجن اور [29] ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ) استعمال روا ہے۔(فتاویٰ شیخ ابن باز،مجله الدعوة،شماره ۱۰۴۱ رمضان ۱۴۰٦ھ/۱۹۸٦ء)

[30] بوقتِ ضرورت سالن چکھ کر تھوک دینا۔(ترجمة الباب بخاری)

[31] کلی کرنا اور [32] احتیاط کے ساتھ ناک میں پانی ڈالنا۔(ابوداؤد، ترمذی،نسائی ابن ماجه،ابن خزيمه، حاکم)

[33] بھول کر کچھ کھا پی لینا۔(صحیح بخاری و مسلم)

[34] نہانا اور [35] سر پر پانی ڈالنا۔(ابوداؤد،نسائی،مؤطا مالك،مسند احمد)

[36] جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا۔(صحیح بخاری و مسلم)

[37] بیوی کا بوسہ لینا اور [38] بغلگیر ہونا۔(صحیح بخاری و مسلم) البتہ جسے اپنے نفس پر اختیار نہ ہو اور بوس و کنار کے نتیجہ میں جماع میں واقع ہو جانے کا خدشہ ہو، اسکے لئے یہ مکروہ ہے۔(بخاری ومسلم،ابوداؤد)

[39] سینگی لگوانا،فصد کروانا یا پچھنے لگوانا۔(صحیح بخاری،دارقطنی،بیہقی)
[40] سرمہ لگانا۔(ترمذی و الفتح الربانی) اسی کے تحت آنکھ میں قطرے (آئی ڈراپس) یا کوئی دوسری دوا بھی آجاتی ہے۔(فقہ السنہ) **[41]** بخور کرنا۔**[42]** عطر لگانا۔**[43]** جسم پر تیل لگانا۔**[44]** کوئی خوشبو سونگھنا۔(فتاویٰ ابن تیمیہ،فقہ السنہ، تحفۃ الاحوذی)
اسی سے اگربتی کے جواز کا بھی پتہ چلتا ہے۔**[45]** خود بخود قے آجانا۔(ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ،ابن حبان،مسند احمد،حاکم) **[46]** ٹیکہ لگوانا (جو دوائی ہو،غذائی نہ ہو)۔(فتاویٰ علماء حدیث،فتاویٰ ابن تیمیہ،فقہ السنہ، جدید فقہی مسائل،فتاویٰ ابن باز مجلۃ البلاغ کویت،شمارہ ٦٥٠ رمضان ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء)

روزے کے مُبطلات (جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے):

[47] جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔کیونکہ روزے کے دوران کچھ نہ کھانا پینا ہی تو روزے کا رکنِ اعظم ہے۔(☆اور جمہور اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے۔)**[48]** جماع کر لینا۔(صحیح بخاری و مسلم) اس پر بالاتفاق قضاء اور مرد پر کفّارہ بھی ہے۔یعنی اسکی جگہ ایک روزہ رکھے، اور غلام آزاد کرے، یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔(بخاری و مسلم،المغنی،فقہ السنہ)**[49]** عمداً یعنی جان بوجھ کر قے کرنا۔(ابوداؤد،ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان،مسند احمد،مستدرک حاکم) اور اس پر قضاء واجب ہے۔
[50] حیض ونفاس کا خون شروع ہوجانا، چاہے غروبِ آفتاب کے کچھ پہلے ہی کیوں نہ آجائے۔اس عرصہ میں چھوٹی ہوئی نمازیں تو معاف ہیں،مگر روزوں کی قضاء واجب ہے۔(بخاری و مسلم،فقہ السنہ)

[51] کچھ نگل لینا، اگر چہ وہ چیز غذا کے طور پر استعمال ہونے والی نہ ہو۔ (المغنی)

[52] سحری وافطاری میں غلطی، یعنی قبل از وقت روزہ افطار کر لینا یا بعد از انتہاء سحری دیر تک کھاتے پیتے رہنا، اس پر احتیاطاً اس دن کی قضاء ہے۔ (بخاری ،المغنی ، فقه السنه)

[53] جان بوجھ کر کسی طرح مادۂ منویہ خارج کر لینا۔ (اس پر قضاء واجب ہے) البتہ محض نظر یا سوچ سے ایسا ہو جائے، سوتے میں بدخوابی ہو جائے، یا مذی خارج ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فقه السنه)

اصحابِ رخصتِ قضاء:

[54] بیمار، جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے، شفاء متاخّر ہونے، یا اس کے مرنے کا ڈر ہو۔ (سورۃالبقرہ: ۱۸۵ و فقه السنه و احکام القرآن جصّاص)

[55] دائم المرض آدمی ہر روزہ کے بدلے فدیہ دیتا جائے، اس پر قضاء بھی واجب نہیں۔ (الفقه علی المذاهب الاربعه)

[56] عمر رسیدہ مرد یا عورت جسکے لئے روزہ رکھنا ممکن نہ ہو۔ وہ صرف فدیہ دے دیں۔ اور اگر وہ فقیر بھی ہوں، تو ان پر فدیہ وقضاء کچھ بھی نہیں۔ (صحیح بخاری،الفقه علی المذاهب الاربعه، تفسیر ابن کثیر ،ارواء الغلیل ،فتاویٰ علماء حدیث)

[57] حمل یا چھوٹے بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی قضاء کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ ہر روزے کے ساتھ ہی فدیہ بھی دے دے۔ (بخاری،سننِ اربعه ،فتاویٰ علماء حدیث)

[58] حیض ونفاس والی عورتیں، یہ بعد میں اتنے روزے قضاء کرلیں۔ (بخاری و مسلم)

[59] مسافر، (سورۃ البقرہ: ۱۸۵) جس سفر میں نماز قصر کی جاسکتی ہے، اسی میں روزہ بھی قضاء

کیا جاسکتا ہے۔

لیلۃ القدر اور اعتکاف:

[60] لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱،۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے ایک ہے۔(صحیح بخاری و مسلم) **ماہِ رمضان ماہِ قرآن اور لیلۃ القدر، شبِ قرآن ہے۔** (سورۃ البقرہ: ۱۸۵، سورۃ الدخان: ۳، سورۃ القدر: ۳)

اسی ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (القدر: ۳)

اس رات کے اگلے دن کا سورج اسطرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی شعائیں نہیں ہوتیں۔ (مسلم)

یہ رات بالکل صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسمیں سکون و دلجمعی ہوتی ہے نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی ہے اور نہ صبح تک ستارے جَھڑتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

[61] اسی کی تلاش میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جو کہ سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (بخاری و مسلم)

[62] اکیسویں شب کے آغاز میں اعتکاف کی نیّت سے مسجد میں داخل ہو جائیں اور فجر پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم، الفتح الربانی، فتاویٰ علماء حدیث)

[63] اعتکاف صرف مسجد (جامع مسجد) ہی میں ہوسکتا ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷، بخاری و مسلم، تحفۃ الاحوذی، فقہ السنہ، فتاویٰ علماء حدیث)

مباحاتِ اعتکاف:

[64] اعتکاف کے دوران نہانا، تیل لگانا اور کنگا کرنا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[65] گھر والوں سے ضروری بات کرنا اور انہیں باہر کے دروازے تک الوداع کرنا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[66] مسجد میں مخصوص جگہ (کپڑا وغیرہ لگا کر) بنالینا۔(ابن ماجہ)

ممنوعاتِ اعتکاف:

[67] اعتکاف والا آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چُھو نہیں سکتا، نہ بوس و کنار کرسکتا ہے، نہ کسی کے جنازے میں شرکت کرسکتا ہے اور نہ کسی مریض کی مزاج پرسی کرسکتا ہے۔(ابوداؤد)

[68] فضول گوئی سے بچیں۔(ترمذی و ابن ماجہ) البتہ مباح گفتگو وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح بخاری و مسلم)

شبینہ:

[69] تین دن سے کم عرصہ میں قرآنِ کریم ختم کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔(ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

نبی ﷺ نے ایک رات میں کبھی بھی پورا قرآن نہیں پڑھا, لہٰذا مروجہ شبینہ جائز نہیں۔

(زاد المعاد، فتاویٰ علماء حدیث، جدید فقهی مسائل)

اور ایک رات میں قرآن پڑھنے والی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ روایت ضعیف ہے۔

صدقۂ فطر:

[70] صدقۂ فطر فرض ہے۔(سورۃ الاعلیٰ:۱۴۔۱۵،ابن ماجہ)

[71] یہ فضول گوئی و نازیبا بات کا کفّارہ اور روزے کو پاک کرتا ہے۔(ابوداؤد)

[72] یہ ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض ہے اور اسکی مقدار ایک صاع (2.50 کلوگرام) ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[73] یہ کھجور، گندم، جَو، پنیر، کشمش (غلے کی اقسام) سے دیا جاسکتا ہے۔(بخاری و مسلم)

چاول، کنگنی، چینا، جوار، مکئی، باجرہ، ماش، چنا، مٹر، انجیر اور خشک توت سے بھی فطرانہ نکالا جا سکتا ہے۔(فتاویٰ علماء حدیث)

[74] حنابلہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف غلے سے ہی فطرانہ دینا ضروری ہے۔ مالکیہ کے نزدیک نقدی میں فطرانہ کفایت تو کر جائے گا، مگر مکروہ ہے۔ البتہ احناف کے نزدیک نقدی بھی جائز ہے۔ بہر حال کسی خاص مجبوری کے سوا غلہ ہی دینا چاہیئے، تا کہ نقدی کی شکل میں آج فطرانہ، پھر ہدی و قربانی اور پھر کہیں دیگر فرائض و اسلامی شعائر کی قیمت لگانے کا بھی نہ سوچا جانا شروع ہوجائے۔(الفقه علی المذهب الاربعه،الفتح الربانی)

[75] نمازِ عید سے پہلے ادا کریں۔(صحيح بخاری و مسلم)

[76] عید سے دو ایک دن پہلے ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔(بخاری و مسلم)

[77] یہ بھی فقراء و مساکین، جہاد و مجاہدین وغیرہ ان آٹھوں مصارف میں صرف کیا جا سکتا ہے، جو مصارفِ زکوٰۃ ہیں۔(سورة التوبه: ٦٠)

[78] اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے مقامی مستحقین کو دیں، پھر جو بچ جائے دوسرے علاقوں اور ممالک کو بھی بالاتفاق بھیج سکتے ہیں۔(الفتح الربانی، فقه السنه)

نفلی روزے:

[79] ’’جس نے رمضان کا مہینہ روزے رکھے(30×10=300)اور پھر شوال کے بھی چھ (شش عیدی) روزے رکھ لئے (6×10=60) تو اس نے گویا ہمیشہ (سال بھر یعنی ۳٦٠ دنوں کے) روزے رکھے۔‘‘(صحيح مسلم،ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجه)

[80] نبی ﷺ ’’ذوالحج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔‘‘(ابوداؤد،نسائی،

بیہقی،مسند احمد)

[81] نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کا روزہ اس سے پہلے اور پچھلے دوسالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

البتہ حاجیوں کے لئے بالاتفاق عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔(الفتح الربانی)

[82] ماہِ محرّم کے روزے رمضان کے بعد افضل ترین روزے ہیں۔(بخاری و مسلم)

خصوصاًیومِ عاشوراء(دس محرم) کا روزہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔(صحیح مسلم،ابوداؤد، بیہقی)

اسکے ساتھ ہی نومحرّم کا روزہ ملالینا بھی سنت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[83] ماہِ شعبان میں بھی نبی ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

البتہ استقبالِ رمضان یا سلامی،اسی طرح نصف شعبان کے روزے ثابت نہیں ہیں۔جیسا کہ شروع میں بادلیل وحوالہ تذکرہ ہوا ہے۔

[84] ہر ماہ کے ایامِ بیض (۱۳،۱۴،۱۵) کے روزے رکھنا سنت وثواب ہے۔(صحیح مسلم)

ماہِ رمضان اور ایامِ بیض کے روزوں کا ثواب پورے سال کے روزوں جتنا ہوجاتا ہے(مسلم)

[85] ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔(ترمذی ونسائی)

نبی ﷺ ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے، کیونکہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔(ترمذی) سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور نبی بنایا گیا تھا۔(صحیح مسلم)

[86] صومِ داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی) کو نبی ﷺ نے افضل روزے قرار دیا

ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

البتہ بلاناغہ ہمیشہ روزے رکھتے جانے والوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا'' (یعنی اسکا عمل بیکار گیا)۔(صحیح مسلم)

[87] ہر ہفتہ اور اتوار کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے، تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہو جائے۔(نسائی)

[88] نفلی روزہ جب چاہیں توڑ لیں،اس پر کوئی قضاء و کفّارہ نہیں ہے۔(نیل الاوطار)

ممنوع روزے اور ممنوع انداز:

[89] عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(بخاری و مسلم)

[90] ذوالحج کی ۱۱،۱۲،۱۳ تاریخ (ایامِ تشریق) کے روزے بھی منع ہیں۔(مسلم واحمد)

سوائے اسکے جسے ہدی (قربانی) کا جانور نہ ملے۔(صحیح بخاری)

یعنی اسکے بدلے میں وہ دس روزوں میں سے تین اُن دنوں میں رکھ سکتا ہے۔

[91] شوہر موجود ہو،تو اسکی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔(بخاری و مسلم)

[92] صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا منع ہے۔اس سے پہلے جمعرات یا بعد میں ہفتہ کا روزہ بھی رکھے تو جائز ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[93] اکیلے اتوار کا نفلی روزہ بھی منع ہے۔(ابوداؤد،ترمذی،نسائی ابن ماجہ)

[94] شک کے دن کا روزہ رکھنا (کہ شاید رمضان کا چاند نکل گیا ہو،مگر نظر نہ آیا ہو) یہ بھی ممنوع ہے۔جیسا کہ شروع میں باحوالہ بات گزری ہے۔

عیدین کے مسائل:

[95] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنت مؤکدہ ہے۔ البتہ بعض نے فرض کفایہ اور بعض نے واجب بھی کہا ہے۔(الفروع للنووی،الفقه على المذهب الاربعه،المغنی، الفتح الربانی، تمام المنّه،الروضه الندیه)

[96] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔(قیام اللیل مروزی)

[97] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔ (مسند احمد، مؤطا مالك)

[98] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے ۔(بخاری و مسلم)

[99] عیدالفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری)اور عیدالاضحیٰ سے آ کر کھانا چاہیئے ۔(ترمذی، ابن ماجه،دارمی،مسند احمد) عیدالاضحیٰ کی سنت کونصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[100] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔البتہ بعض ضعیف روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔(ابوداؤد،ابن ماجه، مستدرك حاكم و تلخيص الحبير ابن حجر)

[101] عورتوں اور بچوں کو بھی عیدگاہ جانا چاہیئے ۔(صحیح بخاری و مسلم)

[102] پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عیدگاہ جانا جائز ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[103] عیدگاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیئے ۔(صحیح بخاری و مسلم)

[104] تکبیراتِ عید:(ا) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْراً)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،

اَللّٰہُ اَکْبَرُ،وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن ابی شیبہ)

[105] عیدالفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر نوذوالحج (یومِ عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔(فتح الباری)

[106] نمازِ عیدالفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عیدالاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے شروع ہوجاتا ہے۔(التلخیص والارواء وفقہ السنہ)

[107] نمازِ عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔(بخاری و مسلم)

[108] نمازِ عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔(ابن ماجہ، ابن خذیمہ،بیہقی، مسند احمد)

[109] نمازِ عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔(زاد المعاد،فقہ السنہ)

[110] نمازِ عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔(صحیح بخاری و مسلم)

[111] نمازِ عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔صرف پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور دعاءِ استفتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیرِ قیام کے بعد پانچ تکبیریں اضافی کہی جاتی ہیں،جنہیں تکبیراتِ زوائد کہا جاتا ہے۔(ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، دارقطنی، مسند احمد، معانی الآثار طحاوی،مصنف ابن ابی شیبہ)

[112] احناف کے یہاں تکبیراتِ زوائد صرف چھ ہیں۔تین پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔

(عون المعبود،تحفۃ الاحوذی، نیل الاوطار،الفتح الربانی)

[113] یہ تکبیراتِ زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں،تو اس پر سجدہ سہو بھی نہیں

ہے۔(المغنی،نیل الاوطار)

[114] ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکر و دعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہیں۔

(بیہقی،معجم طبرانی کبیر)

[115] ان تکبیراتِ زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا) چاہیئے ۔(مسند احمد،طیالسی،دارمی،بیہقی وغیرہ)

البتہ بعض علماء نے جنازہ وعیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدمِ سنّیت کے قول کو صحیح تر قرار دیا ہے۔(تمام المنّۃ،الارواء)

[116] نمازِ عید کی قراءت جہری ہے۔(صحیح مسلم)

[117] نمازِ عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے ۔(صحیح بخاری و مسلم)

[118] خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے ۔(زادالمعاد)

جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔(ابن ماجہ، بیہقی، مستدرك حاکم،المغنی، زادالمعاد، الارواء، فقہ السنہ)

[119] عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔(الارواء،فقہ السنہ)

[120] عیدگاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے(بخاری و مسلم)

---

[1] آئندہ چند صفحات میں مذکور پچاس (۵۰) نصیحتوں پر مشتمل ایک رسالہ دارالقاسم الریاض کی طرف سے شائع ہوا تھا اور یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے۔

[121] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مستدرك حاکم)

[122] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔(صحیح بخاری)

[123] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

((تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ)) کہا کرتے تھے۔ (فتح الباری، تمام المنّه)

[124] نمازِ عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔(فتاویٰ علّامہ شمس الحق عظیم آبادی، صاحبِ عون المعبود)

[125] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیّت ساقط ہو جاتی ہے۔(صحیح بخاری، ابوداود، ابن ماجه، نسائی، ابن خذیمه، بیہقی، مسند احمد، مستدرك حاکم)

❁❁❁

روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں

1 - روزے کے صرف طبی و معاشرتی پہلوؤں اور فوائد کو ہی مدِّ نظر نہ رکھیں اور یہ نہ بھول جائیں کہ یہ اللہ کی ایک عظیم عبادت ہے۔

2 - راتوں کو جاگ کر دن اور دنوں کو سو کر راتیں نہ بنا دیں۔

3 - فرض نمازوں سے سوئے نہ رہیں، خصوصاً نماز ظہر و عصر سے۔

4 - رنگا رنگ کھانوں اور مشروبات میں فضول خرچی نہ کریں ۔

5 - بے فائدہ امور اور لایعنی لہو و لعب یا کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔

6 - سحری قبل از وقت کھا کر سو جانا، نمازِ فجر کے قضاء کر دینے کا سبب بنتا ہے۔

7 - افطار سے تھوڑا قبل جنونی تیز رفتاری سے گاڑیاں چلانا خطرے سے خالی نہیں۔

8 - روزے کے دوران سخت مزاجی اور دوسروں سے گالی گلوچ نہ کریں۔

9 - نمازِ تراویح کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نہ نکل جائیں۔

10 - کھیل کود کیلئے گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر جمع نہ ہوں ۔

11 - جھوٹ، غیبت و چغلی اور ممنوع مذاق سے اپنے روزے کی روح کو مجروح نہ کریں۔

12 - رمضان کے مہینہ کو سُستی و کاہلی اور بکثرت سونے کا موسم نہ بنالیں۔

13 - رمضان میں اللہ کی عبادت کر کے اور رمضان سے پہلے اور بعد میں عبادت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ''رمضانی'' نہ بنالیں بلکہ ہمیشہ عبادت گزار رہ کر رحمانی بنیں۔

14 - رمضان میں تو مساجد میں حاضر مگر بعد میں مساجد سے منہ موڑ لینے والا رویّہ نہ اپنائیں۔

15 - آذان کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے ، آذان کے وسط یا آخر تک ہی کھاتے پیتے نہیں رہنا چاہیئے ۔

16 - بعض لوگ اگر بھول کر کچھ کھا پی لیں تو اُسے بڑا بُرا محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کو مجروح کر دیتا ہے، اور اسکے صحیح ہونے میں شک کرنے لگتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر کوئی مؤاخذہ نہیں، اُسے تو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

17 - اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو سمجھدار لوگ اسے یہ نہیں بتاتے کہ بھئی تمہارا روزہ صحیح ہے جسکے نتیجہ میں وہ کھلے عام کھانے پینے لگتا ہے اور اسے دیکھ کر فاجر و فاسق لوگوں کو بھی ہمّت ملتی ہے کہ وہ بھی رمضان میں دن کے وقت کھاتے پیتے پھریں۔

18 - آذان ختم ہوجانے کے بعد تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا غلط ہے، جبکہ نبی ﷺ کا حکم اور سنت یہ ہے کہ غروبِ آفتاب پر فوراً روزہ افطار کرلیا جائے ۔

19 - بعض لوگ دوپہر [زوال] کے بعد مسواک نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کے صحیح ہونے میں نقصان دہ ہے، جبکہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں صبح، دوپہر، سہ پہر، سارا دن مسواک کیا کرتے تھے۔

20 - اگر کوئی جماع کرلے یا احتلام ہوجانے سے جُنبی [جس پر غسل فرض ہوتا ہے] ہوجائے اور اسی حالت میں اسے سحری کا وقت ہوجائے تو وہ اُسے بڑا بُرا محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسطرح روزہ خراب ہوجاتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کو جُنبی ہونے کی حالت میں سحری ہوجاتی، آپ ﷺ کھانا کھالیتے اور پھر فجر کیلئے غسل فرماتے اور روزہ پورا کیا کرتے تھے ۔

21 - روزے کے بہانے سے اپنے کام اور سرکاری ذمہ داریوں میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں، روزہ تو اللہ کو نگران سمجھنے کے سلسلہ میں تربیّتِ نفس کی ایک بہترین ٹریننگ ہے ۔

22 - بعض لوگ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلىٰ نِسَآءِ كُمْ﴾ (سورة البقرہ:۱۸۷)

”روزے کی رات کو تمہارے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال کردیا گیا ہے“۔

23 - بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کردیتے ہیں کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، اور ان کے لئے روزے فرض نہیں، اور ڈرتے اس بات سے ہیں کہ روزے رکھنے سے کمزور ہوجائیں گے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو نیکی واطاعت کے کاموں کی باقاعدہ

مشق کروایا کرتے تھے،اور روزے رکھواتے تھے جبکہ وہ بچے بھی ابھی چھوٹی عمروں کے ہوتے تھے،کمسنی اور روزے کی وجہ سے عصر کے بعد وہ بھوک سے رونے لگتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کھلونے دے دیتے تاکہ انہیں دیکھ کر کھیلنے لگیں اور کھانے کا خیال چھوڑ دیں۔

24 - کچھ لوگ نمازِ عشاء کے باجماعت فرض ادا کرنے سے محض اس لئے رہ جاتے ہیں کہ وہ جس امام کے ساتھ تراویح پڑھنے کے عادی ہیں، وہ اسی تک ہر شکل میں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے، حالانکہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرضوں سے بھی زیادہ اہتمام نفلوں کا کرے, اور نمازِ عشاء فرض ہے، جبکہ نمازِ تراویح نفل وسنت ۔

25-طویل اوقات صرف جرائد ومجلّات اور اخبارات ورسائل پڑھنے میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں، جبکہ ان میں سے اکثر لایعنی وبے سود اور رضاءِ الٰہی کے منافی ہوتے ہیں ۔

26-نمازِ تراویح میں بعض لوگ بڑے زور زور سے روتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے تشویش کا باعث اور انکے خشوع وخضوع میں خلل کا سبب بنتا ہے۔

روزہ دار خواتین کے لئے

چند نصائح

27/1 -خواتین کا اکثر وقت کچن میں ہی گزر جاتا ہے اور وہ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت میں گزار کر اپنے لئے زادِ راہ جمع کرنے میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

28/2-بعض خواتین روزے کی حالت میں دن کے وقت مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتیں اور